احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے شاخ)

دارالسلام، ۱۵ سٹینلے ایونیو، ویمبلے، یو کے HA0 - 4JQ

فون نمبر 01753 692654 / 020 8542 2024 / 020 8900 2348

یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

بلٹن جولائی ۲۰۰۰ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جولائی میٹنگ

اسلام علیکم۔
آپ سے درخواست ہے کہ جماعت کی ہر میٹنگ میں خود شامل ہوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ساتھ لائیں۔

جائے وقوع :۔ دارالسلام
تاریخ :۔ ۲ جولائی ۲۰۰۰ء
وقت :۔ ۳ بجے سہ پہر
موضوع :۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الانسان الاکمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری ہدایات

"جب خدا کی نُصرت اور فتح آئے اور تم لوگوں کو فوج در فوج دینِ الٰہی میں داخل ہوتے دیکھو تو اپنے رب کی حمد و ثنا کرو اور اُس سے استغفار کرو کہ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔" یہ آیات فتح مکہ کے وقت نبی کریم پر نازل ہوئی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں سے اِن آیات کا مطلب پوچھا لیکن کسی کی بھی بات اُنہیں پسند نہ آئی۔ حضرت ابن عباس نوجوان تھے اس لیے وہ بات کرنے میں گھبرا رہے تھے لیکن حضرت عمر نے حوصلہ بڑھایا اور آپ سے مطلب پوچھا تو ابن عباس نے کہا کہ اِن آیات میں نبی کریمؐ کے وصال کی پیشگوئی ہے۔

ہجرت کے بعد حضور حج پر نہ گئے تھے۔ اس لیے آپ نے حج کا ارادہ کر دے مُنادی کروا دی۔ اور اُمہات المومنین کو بھی تیاری کے لیے کہا۔ سفر شروع کرتے وقت آپ نے یہ دُعا کی "ہمارے رب ہم تیرے حضور آ گئے ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تمام حمد تیرے لیے ہے اور سب نعمتیں تجھ سے ہی ہیں۔ ساری سلطنت تیری ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔" آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہر مسلمان عید الاضحیٰ کے موقع پر یہ دُعا پڑھتا ہے۔

نو دِن کے سفر کے بعد آپ مکہ پہنچے اور جب خانہ کعبہ نظر آیا تو آپ نے یہ دُعا کی کہ اے میرے رب اِس گھر کو عزت اور بلندی عطا فرما۔ اور مقام ابراہیم پر یہ کہا کہ مقام ابراہیم کو عبادت کی جگہ بناؤ۔ جب صفا اور مروا کی پہاڑیاں نظر آئیں تو فرمایا کہ صفا اور مروا خدا کے نشانات میں سے ہیں۔ اور وہاں سے جب خانہ کعبہ نظر آیا تو کہا "خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ تمام سلطنت اُس کی ہی ہے اور ساری حمد اُس ہی کی ہے۔ وہ ہی مارتا ہے اور ہر چیز اُس ہی کی طاقت میں ہے۔ اُس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ اُس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اُس نے اپنے اکیلے بندے کو قبائل کے خلاف فتح دی۔"

اگلے روز جب حضور عرفات میں پہنچے تو آپ نے اِن الفاظ میں لوگوں سے خطاب فرمایا۔

"آج جاہلیت کے تمام رسم و رواج میرے پاؤں تلے روندے گئے۔ اے لوگو بلاشبہ تمہارا خدا صرف ایک خدا ہے اور بلاشبہ تمہارا باپ ایک ہی آدمی تھا۔ یاد رکھو کہ عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، نہ ہی سفید کو کالے پر یا کالے کو سفید پر کوئی فضیلت ہے سوائے تقویٰ میں۔

اے مسلمانوں ہر مسلمان تمہارا بھائی ہے۔ اور جو تمہارے غلام ہیں اُنہیں وہی کھانے کو دو جو تم خود کھاتے ہو اور اُنہیں وہی پہننے کو دو جو تم خود پہنتے ہو۔ آج زمانہ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے اور پہلے میں اپنے خاندان میں رابعہ بن حارث کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں۔ آج زمانہ جاہلیت کا تمام سود معاف کیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سارا خون معاف کرتا ہوں۔

اے لوگو! عورتوں سے سلوک کے معاملے میں خدا سے ڈرو۔ اُن پر تمہارے حقوق ہیں لیکن تم پر اُن کے حقوق بھی ہیں۔

"اے لوگو! جس طرح آج کا دِن اِس مہینے میں ایک انتہائی مقدس دن ہے اور یہ ایک مقدس شہر ہے۔ اِسی طرح تمہارے لیے تمہارے بھائیوں کی جان اور مال، آج سے قیامت تک، مقدس ہیں۔

"اے عورتو، تُمہارے خاوند اپنا جو مال تمہارے پاس چھوڑ جائیں وہ اُن کی امانت ہے، اِس کو بغیر اپنے خانودوں کی اجازت کے کسی دوسرے کو ادھار مت دو۔

"اے لوگو دین میں غلو سے بچو اِس لیے کہ غلو سے ہی پہلی قومیں تباہ ہو گئیں۔ اے لوگو مناسک حج کے متعلق جو پوچھنا ہے وہ پوچھ لو اس لیے کہ مجھے علم نہیں کہ میں دوبارہ تمہارے درمیاں موجود ہوں گا یا نہیں۔

"خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان اس طرح ہی بنائے تھے اور آج وقت اپنے پہلے نُقطے پر جا پہنچا ہے۔

"یار رکھو کہ سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں اور اُن میں چار ماہ مقدس ہیں۔ تین متواتر مہینے یعنی

ذوالقعدہ، ذوالحج اور مُحرّم اور رجب“

نبی کریم نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا اُنہیں علم ہے کہ آج کا دِن کون سا دِن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ خدا اور خدا کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ کیا آج قربانی کا دِن نہیں؟ پھر پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے۔ لوگوں نے کہا کہ خدا اور خدا کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ کیا یہ حج کا مہنہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ خدا اور خدا کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ کیا یہ بلدۃ الحرام نہیں؟“ عوام حیران تھے کہ حضور یہ سوالات کیوں پوچھ رہے ہیں۔ تو کچھ سکوت کے بعد فرمایا ”تمہاری جانیں، تمہارا مال، تمہاری عزت ایک دوسرے کے لیے تا قیامت اسی طرح محترم ہیں جس طرح یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر محترم ہیں۔

”اے لوگو میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا اور ایک دوسرے کو جان سے مارنا نہ شروع کر دینا۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ تم خدا کے حضور پیش کیے جاؤ گے اور تمہیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔

”ہاں، ہر مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے۔ باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور بیٹے کے جُرم کا جواب دہ باپ نہیں۔

”اگر کوئی حبشی بریدہ غلام بھی تمہارا سردار ہو اور وہ تمہیں کتاب اللہ کے مطابق لے چلے تو اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا۔

”اے لوگو، آج شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے اب اِس شہر میں اُس کی پرستش قیامت تک نہ کی جائے گی لیکن اگر تم چھوٹی چھوٹی باتوں میں اُس کی پیروی کرو گے تو وہ خوش ہو گا۔

”اے لوگو، اپنے پروردگار کی پرستش کرنا، پانچوں نمازیں وقت پر پڑھنا، مہینہ بھر روزے رکھنا اور میرے احکام کی اطاعت کرنا تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ “

پھر آنحضرت نے پوچھا: ”کیوں میں نے پیغام خداوندی پہنچا دیا ہے؟“ تو سب بول اُٹھے ہاں۔ نبی کریمؐ نے آسمان کی طرف نظریں اُٹھا کر شہادت کی اُنگلی اُٹھا کر فرمایا ”اے میرے مولا تو گواہ رہنا“ اور اِس کے بعد ہدایت دی ”جو لوگ اِس وقت یہاں موجود ہیں وہ اُن کو میرا پیغام پہنچا دیں جو اِس وقت یہاں موجود نہیں“۔

حج کے بعد جب آپ غدیر خم پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! میں بھی بشر ہوں، ممکن ہے کہ خدا کا فرشتہ جلد آ جائے اور مجھے موت کو قبول کرنا پڑے۔ میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں۔ اول کتاب اللہ جس کے اندر ہدایت ہے اور روشنی۔ خدا کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہنا۔ دوم میرے اہل بیت۔ اپنے اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔

حج کے دوران یہ آیت نازل ہوئی کہ آج ہم نے دین مکمل کر دیا ہے۔ اِس سے ظاہر ہوا کہ آنحضرت اپنا کام مکمل کر چُکے تھے۔ جنگ اُحد کو آٹھ سال گزر چکے تھے۔ اِس لڑائی میں بہت سے مسلمان بڑی بیدردی سے مارے گئے تھے۔ اِن شہیدوں میں ایسے بھی تھے جنھوں نے اپنے ہاتھوں پر نبی کریم پر کئے گئے تلواروں کے واروں کو روکا تھا۔ کیوں کہ خدا تعالیٰ نے اُنہیں مردہ نہیں زندہ قرار دیا تھا اِس لیے اُن کی نمازِ جنازہ بھی نہ پڑہی گئی تھی۔ آپ نے شہیدانِ اُحد کے لیے دُعا کی اور اِس کے بعد فرمایا: ”مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، لیکن میں ڈرتا ہوں کہ میرے بعد تم دنیا میں نہ مُبتلا ہو جاؤ اور اِس کے لیے آپس میں کشت وخوں نہ کرو۔ اگر ایسا ہوا تو پھر تم اسی طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح پہلی اُمتیں“

کچھ روز بعد حضور بیمار ہو گئے۔ جب آپ کے لیے خود امامت کروانا ممکن نہ رہا تو آپ نے حضرت ابوبکر کو امام مقرر کیا۔ ایک روز آپ نے بہتر محسوس کیا تو آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور اپنی زندگی کا آخری خطبہ دیا۔ فرمایا ”خدا تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ چاہے تو دنیا کی نعمتوں کو قبول کرے یا خدا کے پاس جو کچھ ہے اُس کو قبول کر لے۔ تو اُس بندے نے خدا کے پاس جو کچھ تھا وہ قبول کیا۔“ حضرت ابوبکر یہ سُن کر رُو پڑے۔ لوگ حیران تھے کہ حضور تو کسی کی بات کرتے ہیں تو یہ کیوں رو رہے ہیں لیکن وہ رازدار نبوتؐ جان چکا تھا کہ آنحضرت اپنی بات کر رہے ہیں۔ پھر فرمایا: ”سب سے زیادہ میں جن کی دولت اور صحبت کا ممنون ہوں وہ ابوبکر ہیں۔ اگر میں ساری دنیا میں کسی کو اپنی اُمت میں سے اپنا دوست بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کا رشتہ سب رشتوں پر بھاری ہے۔ مسجد کے رُخ کوئی دریچہ نہ ہو سوائے ابوبکر کے دریچے کے۔ یاد رکھنا کہ پہلی قوموں نے اپنے نبیوں اور بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا تھا لیکن تم یہ مت کرنا اس لیے کہ میں اس کی ممانعت کرتا ہوں“

ایک موقع پر انصار کی بابت فرمایا: ”اے لوگو میں انصار کے معاملے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں۔ عام مسلمانوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی لیکن انصار اِس طرح کم رہ جائیں گے جس طرح کہ کھانے میں نمک۔ وہ اپنا فرض ادا کر چکے ہیں اب تمہارے ذمہ اُن کا فرض ادا کرنا باقی ہے۔ وہ میرے جسم کا حصہ ہیں۔ جو تم میں سے نفع نُقصان کے متولی ہوں اُنہیں چاہیے ہو گا کہ انصار میں جو نیک ہو وہ اُن کو قبول کرے اور جو خطاکار ہوں اُنہیں معاف کر دے“

آپ نے اپنی پھوپھی حضرت صفیہ اور بیٹی حضرت فاطمہ کو فرمایا ”اے پیغمبر کی بیٹی اور اے پیغمبر کی پھوپھی اپنے لیے کچھ کر لو، میں تمہیں خدا سے نہیں بچا سکتا۔“

وفات سے ایک روز پہلے آپ نے دوا پینے سے انکار کر دیا۔ اسی حالت میں حضورؐ پر غشی طاری ہو گئی تو لوگوں نے منہ مبارک کھول کر دوا پلا دی۔ ہوش آنے پر آپ کو احساس ہوا کہ دوا پلائی گئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ سب دوا پلانے والوں کو بھی دوا پلائی جائے۔ غیر احمدی علماء کہتے ہیں کہ یہ بشریت کا تقاضا تھا اور جس طرح بیماروں میں نازک مزاجی آ جاتی ہے حضور نے بھی اسی رنگ میں یہ حُکم دیا تھا۔ لیکن ہمارے نزدیک لطفِ طبع تھا کہ دوا پلانے والوں کو بھی پتہ چلے کہ دوا کس قدر بدذائقہ ہے۔

وفات سے پہلے آپ پر بے چینی طاری ہو گئی اور حضرت فاطمہ کو اِس سے بہت دُکھ ہوا۔ اِس پر فرمایا: ”آج کے بعد تیرا باپ بے چین نہ ہو گا۔ اِس کے بعد آپ دُعا مانگتے رہے: ”اِن لوگوں پر جن پر تو نے اپنا انعام کیا“ اور ”اے خدا سب سے اعلیٰ رفیق“ پھر فرمایا: ”نماز پڑھنا یاد رکھنا اور غلاموں سے نرمی“ پھر اُنگلی سے اشارہ کر کے فرمایا ”اب اور کوئی نہیں چاہیے صرف میرا اصلی رفیق“ اور اصلی دوست نے اپنے پیارے کو اپنے پاس بُلا لیا۔